# پاکستان میں زمین کا تحفظ و انتفاع سیرت طیبہ کی روشنی میں

# Conservation and utilization of land in Pakistan in the light of Sirah

**Dr Hafiz M Nawaz**
*PhD Islamic studies, visiting faculty, International Islamic university, Islamabad*
**Muhammad Shoaib**
*Teaching Assistant (Islamic studies) University community college, Govt. collage university, Faisalabad*
**Dr.Hafiz.M.Mudassar Shafique**
*Assistant professor, faculty of social sciences, department of Islamic studies, Lahore Garrison University, Lahore*
*Email: drmudassar@lgu.edu.pk*

**Abstract**
Allah is the creator of the universe, he created this world and made it good. An eye cannot forget the creator of the eye before seeing the greatness in what it has created. One of the masterpieces of His creation is the earth which He chose human beings to inhabit and this is the Caliph of the Creator and the best creation, for whom He said, "Go on the earth, whatever is in it is for you but do not exceed the limits." Do it because you have the right to benefit from it but the ownership will remain with the real creator. Appreciating this blessing of His and settling it is its protection, this is our topic, how to benefit and protect? The things that are freely given to us by Allah are called natural resources, which include earth, fire, water, air, minerals, gas, etc. The thinkers of the world have been giving their own opinions regarding their use and their settlement and protection is also ongoing and will continue to be done. But it needs to be examined in the light of the life of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) and what teachings he has given so that it can be preserved and benefited in his teachings. Therefore, in this article, a research review is presented on the subject of conservation and utilization of land in Pakistan in the light of Sirah and its research narrative is presented.
**Keywords:** land in Pakistan, Natural resources, Conservation and utilization, Teachings of prophet

## دین اور بنیادی ضرورتیں

بنیادی ضروریات کے لیے محنت مشقت ،دینی اور معاشرتی ذمہ داری ہے انسان ایک جسمانی مخلوق ہے جس کی اپنی ضروریات ہیں یہ ضرورتیں اگر پوری نہ ہوں تو وجود انسانی خطرے میں پڑ سکتا ہے جیسے مناسب غذا، مناسب رہن سہن، مناسب ماحول. کسی بھی دین کی کامیابی کا راز اس میں مخفی ہے کہ وہ بنیادی ضروریات یا حقوقِ کو کس انداز میں پورا کر رہا ہے انہی ضروریات کو حوائج اصلیہ کہتے ہیں جن کو فقہاء نے ذکر کیا ہے اور یہ چار ہیں۔ روٹی، پانی، لباس اور مکان [1]

ان کے کم یا زیادہ کی حد مقرر نہیں ہے ہاں بیوی کے نفقہ اور دیگر احکام میں معروف کا جامع لفظ استعمال ہوا ہے" وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ"[2] جس سے پتا چلتا ہے کہ جزئیات وتفصیلات شریفانہ عرف اور دستور کے مطابق ہونگے جو کسی شرعی قاعدہ کے خلاف نہ ہو۔

## قدرتی وسائل

وہ چیزیں جو انسان کو قدرت کی طرف سے عطیہ کے طور پر میسر آتی ہیں انسان کا ان کی پیدائش میں کوئی عمل دخل نہیں ہوتا یہ قدرت کی طرف سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی جیسے جنگلات، معدنیات، حیوانات، کوئلہ، تانبا، سونا چاندی زمین، گیس اور تیل وغیرہ ان کو قدرتی وسائل کہتے ہیں یہ سب انسان کے لیے مسخر کر دی گئی ہیں مگر ان سے استفادہ انسان کے علم وہنر پر منحصر ہے۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان کی بنیادی ضروریات مختلف ہوتی جارہی ہیں تو نت نئے طریقے ایجاد کرنا اور غور فکر کرنا یہ ایک بندہ مومن کا شیوہ ہونا چاہیے .

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا .

و أنزلنا الحديد فيه بأس شديد و منافع للناس[3] ....

منافع کو محنت کے ساتھ مشروط کر دیا ہے تو جب ہم زمین کو فرش کے طور پر استعمال کر رہے ہیں تو اس سے انتفاع اسی صورت میں کماحقہ ممکن ہو گا جب اس کی حفاظت کے لیے سخت محنت کی جائے گی

اپنی مخفی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ

من استوى يوماه فهو مغبون[4]

ہر آنے والا دن نئے راستے، نئی جہتیں لیکر طلوع ہوتا ہے اس کے مطابق انسان کو تیار رہنا چاہیے .

## قدرت اور توازن

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنا کر زمین پر اپنا نائب بنا دیا ہے. قدرت کی تخلیق میں توازن ہے اس کو بر قرار رکھنا انسان کی ذمہ داری ہے تاکہ کوئی خلل واقع نہ ہو. اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے تحفظ کیلئے انسان پر اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس لیے اس کے طرز عمل اور تخلیق کائنات پر تضاد اور مخاصمت نہیں ہونی چاہیے بلکہ ہم آہنگی اور مطابقت ہونی چاہیے. اس لیے فرمایا

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ[5]

فطرت کی طرف سے انسان کو باور کرایا جارہا ہے کہ جب تجھے اقتدار مل جائے اور تو صاحب اختیار بن جائے تو اپنی ذمہ داری سے بے توجہی سے کام نہ لینا کہ میں اشرف المخلوقات ہوں اور باقی مخلوق میرے لیے پیدا ہوئی ہے بلکہ تمہارا کام زمین کی آبادکاری اور اسکی حفاظت ہونا چاہیے اور اس عظیم نعمت سے استفادہ اٹھانا چاہیے اسی لیے فرمایا

أَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا[6]

کیا(تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟

## وسائل کی بقا

وسائل دو طرح کے ہوتے ہیں قابل تجدید وسائل اور ناقابل تجدید وسائل

**اول الذکر** کو بار بار استعمال کیا جاسکتا ہے جیسے زمین، آبی وسائل، مویشی، ماہی گیری. جس میں زمین کی مثال ہے کہ ایک دفعہ استعمال کرنے کے بعد پھر سے قابل کاشت ہو جاتی ہے

**ثانی الذکر** ایک دفعہ استعمال کر لیا جائے تو فوراً ان کو استعمال میں نہیں لایا جاسکتا بلکہ سالوں میں تیار ہوتے ہیں جیسے تیل و گیس، معادن، کوئلہ اور قیمتی دھاتیں، ان کے لیے احتیاط ضروری ہے .

انسانی آبادی میں اضافہ اور قدرتی وسائل کی عدم دستیابی کی وجہ سے مسائل جنم لے رہے ہیں جن کے لیے ضروری ہے کہ نئے ذخیرے اور متبادل طریقے دریافت کیے جائیں تاکہ آبادی اور وسائل کے درمیان توازن پیدا کیا جا سکے۔ زمین میں کچھ ایسے عناصر پائے جاتے ہیں جو پودوں کے لیے مہلک یا معاون ثابت ہوتے ہیں۔ زمین کے جس حصے میں پوٹاشیم کی مقدار زیادہ ہو وہاں پودے اور کھیت زیادہ ہوتے ہیں اور جہاں معدنیات جیسے نِکل اور کاپَر ہو وہاں سلفائیڈ کی وجہ سے پودے اور سبزہ نہیں ہوتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ زمین کی نوعیت کے اعتبار سے استعمال میں لایا جائے کھیت اور سبزہ والی میں فصلیں اور دوسری میں موجود ذخائر کو نکالنے کا بہتر انتظام کیا جائے تاکہ اس کا تحفظ بھی ہو اور انتفاع بھی ممکن ہوسکے۔

وخَلَقَ کل شيءٍ فقدَّرَه تقديرًا[7]

## اجتماعی ذمہ داری

ہر عقل مند انسان کو معلوم ہے کہ انسان ایک سماجی مخلوق ہے اور اس کی ضروریات دوسروں کے ساتھ اس قدر مربوط ہیں کہ تنہا زندگی گزارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا لہذا اجتماعیت اس کی فطری ضرورت ہے۔ اس لیے دین اسلام انفرادی مسائل پر اجتماعی مسائل کو ترجیح دیتا ہے۔ اسی لیے نماز باجماعت کی ادائیگی میں فضیلت رکھی گئی ہے

صَلَاةُ الجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الفَذِّ بِسَبْعٍ وعِشْرِينَ دَرَجَةً[8]

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

اپنے مال سے دوسروں کی مدد کرنا زکوۃ کی مد میں فرض قرار دیا گیا ہے۔اسی طرح حج کے معاملات بھی اجتماعی نوعیت کے ہیں ۔

ایک انسان کو خیر کا علمبردار کہا گیا ہے اور خیر کے کاموں میں اس کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔اس سے زمین پر امن و استحکام پروان چڑھتا ہے اور خوشحال زندگی بسر کرنے کے مواقع پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔۔۔۔

واما ما ينفع الناس فيمكث فی الأرض[9]

نفع دینے والے کو ہی زمین میں ثبات ملتا ہے

اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کو زیادہ نفع دینے والا ہو۔اور زمین کو قابل انتفاع بنانا یہ بھی نفع کے کاموں میں سے ایک ہے اور انسان کی زندگی اس کی عملی تفسیر ہے۔

خیرالناس من ینفع الناس[10]

لوگوں میں سے بہتر وہ ہیں جو دوسروں کے لیے نفع بخش ہوں

وکل شیء عندہ بمقدار[11]

اللہ کے ہاں ہر چیز کی ایک معین مقدار موجود ہے۔

## کائنات میں فساد ممنوع

اسلام میں ماحول کو خاص اہمیت حاصل ہے اسی لئے فساد کو منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًاؕ-اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ[12]

اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو اور اللہ سے دعا کرو ڈرتے ہوئے اور طمع کرتے ہوئے۔بیشک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔

امام طبری نے فرمایا ہے کہ شرک اور نافرمانی بھی فساد فی الارض ہے[13]

زمین پر تعمیری کام کرنے کی ضرورت ہے اور اس کو پہلی حالت، جس پر پیدا کیا گیا ہے رہنے دینا ضروری ہے۔

تفسیر منار میں مذکور ہے

محمد ﷺ کو بھیجنے کا مقصد ہی زمین کی اصلاح اور تحفظ ہے

إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَهُمْ فِي فَسَادٍ فَأَصْلَحَهُمُ اللَّهُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ دَعَا إِلَى خِلَافِ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ

**اللہ نے محمد ﷺ کو اہل زمین کی طرف بھیجا جو کہ فساد کر رہے تھے پھر اللہ نے محمد ﷺ کے ذریعے سے ان کی اصلاح فرمادی تو اب جو محمد ﷺ کے طریقہ سے ہٹ کر بلائے گا وہ زمین میں فساد پیدا کرنے والا ہے۔**[14]

هو أنشأكم من الأرض واستعمركم فيها[15]

قال الطاهر بن عاشور -رحمه الله تعالى- في تفسيره التحرير والتنوير: وَالِاسْتِعْمَارُ: الْإِعْمَارُ، أَي جعلكُمْ عامريها... وَمَعْنَى الْإِعْمَارِ أَنَّهُمْ جَعَلُوا الْأَرْضَ عَامِرَةً بِالْبِنَاءِ وَالْغَرْسِ وَالزَّرْعِ.[16]

**استعمار سے مراد زمین کی آبادکاری ہے جس کی طرف حدیث بھی رہنمائی کرتی ہے۔**

## ماحولیاتی خرابی اور ہماری ذمہ داری

موجودہ دور کے ماحولیاتی بحران کو تخلیق کرنے میں اگرچہ دنیا کے تمام ممالک حصہ دار ہیں مگر بڑا حصہ صنعتی لحاظ سے ترقی یافتہ ممالک کا ہے پوری دنیا کی معیشت کو کنٹرول کرنے میں ترقی سمجھ رہے ہیں مگر یہ بات بھول گئے ہیں کہ جو اس سے نقصانات ہیں وہ خود اور پوری دنیا متاثر ہو رہی ہے .ترقی کے نام پر شروع کیے گئے منصوبے زمین کے قدرتی حسن کو بدصورت اور توازن کو بے اعتدالی کی طرف لے کر جا رہے ہیں آئے روز زرخیز زمینوں کو سوسائٹیوں میں تبدیل کیا جارہا ہے جس سے عمارتوں کی بہتات ہوگئی ہے مگر خوراک کے لیے اپنی زمین کو محدود کر رہے ہیں اور پورا پیسہ منجمد کر کے ترقی کا بھاشن دے رہے جبکہ قرآن مجید میں ہے کي لا يكون دولة بين الاغنياء منكم[17] دولت فقط امیروں کے ہاتھوں میں ہی نہ رہ جائے بلکہ دولت کو سرکل میں رکھو تاکہ نادار لوگوں کو بھی روزی میسر ہو. ورنہ اس کے نقصانات انسان اور جاندار بھگتیں گے.

## ماحولیاتی آلودگی اور سیرت طیبہ

اسلام انفرادی اور اجتماعی طور پر خوشگوار ماحول میں رہنے کی تلقین کرتا ہے اور ان تمام ذرائع کا سدباب کرتا ہے جس سے کسی خاص فرد یا عام کو نقصان کا اندیشہ ہو ۔

الإيمان بضع و سبعون شعبة[18] ......

، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کی شاخیں ستر سے زیادہ ہیں سب سے اعلیٰ درجہ کی شاخ « لا الہ الا اللہ » کہنا ہے، اور سب سے ادنیٰ شاخ، تکلیف دہ چیزوں کا راستہ سے دور کر دینا ہے، اور شرم ایمان کی ایک شاخ ہے۔ وہ دین جو راستے سے کانٹے کے ہٹانے کو ایمان کا حصہ قرار دیتا ہے وہ زمین کی خوبصورتی، اسکی زرخیزی کو نقصان کی اجازت نہیں دیتا بلکہ تحفظ پر زور دیتا ہے۔

لا يبولن أحدكم في الماء[19] ....

وتقريره ما قدمناه. وأما قوله عليه السلام : "لا يبولن أحدكم في الماء الدائم" فلم قلتم إن هذا النهي ليس إلا لما ذكرتموه ، بل لعل النهي إنما كان لأنه ربما شربه إنسان وذلك مما ينفر طبعه عنه ، وليس الكلام في نفرة الطبع ، وأما قوله : "إذا استيقظ أحدكم من منامه فليغسل يده ثلاثاً" فقد أجمعنا على أن هذا الأمر استحباب ، فالمرتب عليه كيف يكون أمر / إيجاب ثم بتقدير أن يكون أمر إيجاب ، فلم قلتم إنه لم يوجه ذلك الإيجاب إلا لما ذكرتموه ؟[20]

لا ضرر ولا ضرار[21] ....

یہ حدیث ایک ضابطہ فراہم کرتی ہے کہ کسی بھی صورت میں نقصان پہنچانا جائز نہیں ہے نہ ہی ابتداء میں اور نہ ہی بدلے میں۔ تو زمین کی حفاظت کرنا اور اس کو قابل انتفاع بنانا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے

ما من مسلم يغرس غرسا او يزرع زرعا[22] .....

مسلمان جو بھی درخت لگائے گا یا کھیت کاشت کرے گا اور اس میں سے جو بھی پرندہ، انسان یا حیوان کھائے گا اس کے لیے صدقہ شمار ہو گا کیونکہ آج ہم کسی کا لگایا ہوا کھا رہے ہیں تو ہم پر لازم ہے کہ اس قرض کو چکائیں اور اپنے حصے کا ایسا کام کر جائیں کہ جس سے زمین کی حفاظت بھی ہو اور اللہ کی مخلوق کو رزق بھی ملتا رہے۔

من قتل عصفورا عبثا عج إلى الله عز وجل[23] .....

جس نے بلا وجہ چڑیا کو مارا قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں شکایت کرے گی یا اللہ فلاں نے بغیر کسی مقصد کے مجھے مارا تھا۔

جس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چڑیا کو بغیر مقصد کے مارنے سے منع کیا اس کے ماننے والے کیسے زمین کو غیر آباد کر کے اللہ کی مخلوق کو مشکل میں ڈال سکتے ہیں۔

## زمین مسکن انسان اور متاع زیست ہے

اس لیے زمین کی حفاظت اور وسائل کا درست استعمال اور تحفظ، انسان کی ذمہ داری ہے. زمین کو خوشگوار حالت میں رکھنا اور آئندہ نسلوں کو منتقل کرنا اہم فریضہ ہے انسان نے مشین کی ایجاد کے بعد ترقی کا پہیہ تیز کرنا شروع کیا تو اس ضمن میں مختلف کیمیل، ادویات، سپرے اور مصنوعی کھادوں کا کثرت سے استعمال کیا. جنگلات جو زمین کی خوبصورتی کی علامت ہیں ان کو بے دریغ کاٹا گیا جس کے سبب سیلاب اور موسم میں تبدیلی رونما ہوئی. جس کا سبب انسان بنا ہے. اور اس انسان کی فطرت میں ہے کہ جب اس کو اختیار ملتا ہے تو فساد کے امکانات بڑھ جاتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے اسے احتیاط سے کام لینا چاہیے جس کی رہنمائی قرآن نے بھی کی ہے

وأحسن كما أحسن الله إليك ولا تبغ الفساد في الأرض إن الله لا يحب المفسدين[24]

اللہ تعالیٰ فرماتا ھے جیسے میں نے احسان کا معاملہ فرمایا ہے ایسے تم بھی احسان کا معاملہ کرو یعنی اس زمین کو اچھے انداز میں چھوڑ کر جائیں یہی تمیارا آنے والی نسلوں پر احسان ہے اور زمین میں بگاڑ پیدا نہ کرو کیونکہ احسان کرنے والا رب فساد کو پسند نہیں کرتا۔

اور یہ جو بدامنی اور فساد روئے زمین پر ہے اس کا ذمہ دار انسان خود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ظهرالفساد في البر والبحر بما كسبت أيدي الناس[25]

خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا ان برائیوں کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تا کہ اللہ انہیں ان کے بعض کاموں کا مزہ چکھائے تا کہ وہ عنی شرک اور گناہوں کی وجہ سے خشکی اور تری میں فساد جیسے قحط سالی، بارش کا رک جانا، پیداوار کی قلت، کھیتیوں کی خرابی، تجارتوں کے نقصان، آدمیوں اور جانوروں میں موت، آتش زدگی کی کثرت، غرق اور ہر شے میں بے برکتی، طرح طرح کی بیماریاں، بے سکونی، وغیرہ ظاہر ہو گئی اور ان پریشانیوں میں مبتلا ہونا اس لئے ہے تا کہ اللہ تعالیٰ انہیں آخرت سے پہلے دنیا میں ہی ان کے بعض برے کاموں کا مزہ چکھائے تا کہ وہ کفر اور گناہوں سے باز آجائیں اور ان سے توبہ کر لیں[26]

## زمین انسان کی بنیادی ضرورت

انسان کی پیدائش مٹی سے ہوئی ہے اسی کی طرف اس کو لوٹایا جائے گا اور پھر اسی سے اس کو اٹھایا جائے گا جس طرح انسان کی اصل ماں ہے اسی طرح زمین بھی اس کی اصل ہے .اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم[27]

ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

اس مٹی کا اثر ہوتا ہے کہ جہاں انسان پیدا ہوتا، جس جگہ رہتا ہے اسے اس سے ایک خاص محبت پیدا ہو جاتی ہے جب وہ جدا ہوتا ہے تو جدائی کو محسوس کرتا ہے اسی لیے نبی کریم ﷺ جب مکہ چھوڑ رہے تھے تو محبت بھری نظر سے دیکھا اور فرمایاقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ:«مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ، وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ»:[28]

اے مکہ کی سرزمین تجھ سے زیادہ پاک اور محبوب مجھے کوئی نہیں ہے۔

والناس بنو آدم وآدم من تراب[29]

انسان حضرت آدم علیہ السلام سے ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنے تھے اس لیے مٹی سے ایک تخلیقی تعلق ہے۔

زمین سے انسان کو رزق اور بنیادی چیزیں مہیا ہوتی ہیں زمیں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے قرآن کی رو سے انسان کی غذا اسی سے حاصل ہوتی ہے .

وهو الذي أنشأ جنات معروشات وغير معروشات والنخل والزرع مختلفا أكله[30].....

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نعمتیں دیتا ہے تو ان سے خود بھی انتفاع کریں اور دوسروں کے لیے بھی قابل انتفاع چھوڑیں جیسا کہ تفسیر رازی میں امام رازی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے

أنه تعالى لما ذكر كيفية خلقه لهذه الأشياء ذكر ما هو المقصود الأصلي من خلقها ، وهو انتفاع المكلفين بها[31]

اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں پیدا کی ہیں تاکہ بندے ان سے انتفاع کر سکیں اور جب فائدہ حاصل کرنا ہے تو اس کی حفاظت بھی ضروری ہے۔

## زمین اور عبادت

بندہ مومن اپنے رب کے سامنے سر بسجود ہوتا ہے اور اس لذت سے آشنا ہونے کے لیے زمین یا جنس زمین کا ہونا اور اس کا پاک ہونا ضروری ہے یہ منشاء الہی ہے کہ اس کو پاک رکھا جائے اور اگر بیمار ہو اور پانی سے طہارت ممکن نہ ہو تو تیمم کرلے اور یہ بھی پاک مٹی یا اس کی جنس سے ہوگا توانسان اور زمین کا ایک خاص تعلق ہے کہ جب آپ بیمار ہوں یا پانی پر قدرت نہ ہو تو تیمم کر کے طہارت حاصل کریں اور رب کی عبادت کریں۔

وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ ا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَآئِطِ أَوْ لَـٰمَسْتُمُ النِّسَآءَفَلَمْ تَجِدُوا مَآءً[32]

جس طرح پانی سے طہارت حاصل ہوتی ہے ایسے ہی مٹی سے بھی حاصل ہوتی ہے بلکہ اس کو مسجد کا تقدس حاصل ہے

وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا[33]

## ضرر رساں چیز کو ہٹانا

جب سیرت رسول سے زمین کی اتنی اہمیت ہے اور اس کے تحفظ کا اہتمام کیا گیا ہے تو دور حاضر کی گندگی اور غلاظتیں جو طویل المدت نقصان کا باعث بن رہے ہیں اور اس سے انسان اور دوسرے جانور متاثر ہو رہے ہیں ہمیں حفاظت کرنی چاہئے .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال کے ذریعے سے فرمایا

إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الجُودَ، فَنَظِّفُواأَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِاليَهُودِ[34]

محدثین نے شرح میں لکھا ہے

الفنا هو المتسع من الأرض أمام الدار[35]

یعنی جو زمین کا ٹکڑا آپ کی ملکیت ہے اس کو آباد کر کے رکھیں۔

## کلمہ کے تقاضے

جب بندہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا ہے تو حدود و قیود کا پابند ہو جاتا ہے حقوق و فرائض اس پر لاگو ہو جاتے ہیں حکمت و دانائی اس کا شیوہ ہو جاتا ہے کچھ لوگ نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے اور سب حقوق حاصل کرنا چاہتے تھے تو ان کو بتایا گیا فقط کلمہ پڑھنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اسلام کے تقاضے بھی ہیں اور ان میں سے ایک تقاضا یہ بھی کہ زمین کے راستوں پر گندگی پھیلانے سے اجتناب کریں .

قالت الأعراب آمنا قل لم تؤمنوا[36].....

اعرابی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے لیکن وہ مومن نہیں ہین

اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ[37]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو چیزیں جو لعنت کا سبب بنتی ہیں ان سے بچو۔ صحابہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! وہ دو چیزیں کون سی ہیں جو لعنت کا سبب بنتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کے راستوں یا ان کی سایہ دار جگہوں پر قضائے حاجت کرے۔

اس ارشاد گرامی کی اوشنی میں زمین کے تحفظ اور انتفاع کے منافی چیزیں لعنت کا سبب بن جاتی ہیں۔ اور اس سے ملتی ایک دوسری حدیث میں یوں فرمایا ہے

من آذى المسلمين في طرقهم وجبت عليه لعنتهم....

اگر راستے میں کچھ پھینکا اور اس وجہ سے کسی کا نقصان ہو گیا تو تو تاوان اس پر لازم ہو گا.

## سفارشات

1: اگر ماحول کے تحفظ کیلئے بیداری پیدا کرنی ہے تو وارثان منبر و محراب کو چاہیے کہ لوگوں کو ان احکامات الہیہ سے آگاہ کریں جن کا تعلق ماحول کی اہمیت اور تحفظ سے ہے۔

2: قدرت ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے جبکہ انسان اس طرح آمادہ نہیں تھا اس عملی آمادگی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

3: اپنی آسایش کی تکمیل کے لیے دوسری مخلوقات کی جائز ضروریات کو پامال کرنا ایک سوالیہ نشان ہے۔

4: اس وقت ایسے علماء اور سکالرز کی ضرورت ہے جو لوگوں کو جدید تعلیم و حکمت کی تحصیل کی ترغیب دیں۔

5: اپنے زور قلم اور فصاحت سے دور حاضر کے ماحولیاتی مسائل کو حل کرنے پر آمادہ کریں۔

## حوالہ جات

[1] کاسانی، ابو بکر، بدائع الصنائع، جلد 4 صفحہ 38

[2] سورۃ البقرۃ:233

3- سورۃ الحدید- الآیۃ 25

4- الأصبهاني، أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران (المتوفى: 430ھ- حلية الأولياء وطبقات الأصفياء الناشر: السعادة- بجوار محافظة مصر، 1394ھ- 1974م جز 8 صفحہ 35

[5] - سورۃ البقرۃ:164

[6] - سورۃ النازعات:27

[7] سورۃ الفرقان:2

[8] بخاری، جز 1، ص 131، حدیث 645

[9] سورۃ الرعد:17

[10] کنز العمال: ج ۸ ص ۲۰۱، کتاب المواعظ والرقاق والخطب والحکم من قسم الافعال

[11] الرعد:8

[12] سورۃ الاعراف:56

[13] الطبري، محمد بن جرير بن يزيد أبو جعفر، جامع البيان في تأويل القرآن، ت احمد شاکر، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولى، 1420ھ- 2000م جز 12 صفحہ 487

[14] رشید رضا، محمد رشيد بن علي رضا بن محمد شمس الدين القلموني الحسيني، تفسير المنار الناشر: الهيئة المصرية العامة للكتاب سنة النشر: 1990م جز 8 صفحہ 410

[15] سورۃ ھود:61

[16] الشيخ محمد الطاهر بن عاشور، التحرير والتنوير- دار سحنون للنشر والتوزيع- تونس- 1997م جز 12 صفحہ 108

[17] سورۃ الحشر:7

[18] البخاري، محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة، أبو عبد الله، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه، الناشر: دار طوق النجاة جز1، ص11، حديث9

[19] الترمذي، محمد بن عيسى أبو عيسى السلمي، الجامع الصحيح سنن الترمذي، دار إحياء التراث العربي- بيروت، جز1، ص 100، حديث68

[20] الرازي، محمد بن عمر بن الحسين الرازي الشافعي، مفاتيح الغيب من القرآن الكريم. دار النشر / دار إحياء التراث العربي

جز1، ص340

[22] البخاري، محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة، أبو عبد الله، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه، الناشر: دار طوق النجاة جز3، ص103، حديث2320

[23] النسائي، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، (المتوفى: 303هـ) السنن الكبرى: ت شعيب الأرناؤوط، الناشر: مؤسسة الرسالة- بيروت، الطبعة: الأولى، 1421هـ- 2001م جز3، ص366، حديث4520

[24] القصص:77

[25] الروم:41

[26] ۔ مدارک، الروم، تحت الآیۃ: ۴۱، ص ۹۱۰، جلالین، الروم، تحت الآیۃ: ۴۱، ص ۳۴۴، ملتقطاً

[27] -طٰہٰ:55

[28] الترمذي، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك،، أبو عيسى (المتوفى: 279هـ) سنن الترمذي، الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي- مصر، الطبعة: الثانية، 1395هـ- 1975م جز5، ص723، حديث3926

[29] الترمذي، جز5، ص735، حديث3956

[30] الأنعام:141

[31] الرازي، محمد بن عمر بن الحسين الرازي الشافعي المعروف بالفخر الرازي، دار النشر / دار إحياء التراث العربي

جز1 ص1906

[32] النساء:43

[33] البخاري، جز1، ص95، حديث438

[34] الترمذي، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى: 279هـ) سنن الترمذي، الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر الطبعة: الثانية، 1395 هـ - 1975 م، جز5، ص 111، حديث 2799

[35] "للأمير الصنعاني، التَّنويرُ شَرْحُ الجَامِع الصَّغِيرِ "(7/139، ط.مكتبة دار السلام).

[36] الحجرات:14

[37] أحمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الثانية1420هـ، 1999م جز14، ص 443، حديث8853